Registerd

L. Ada 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

ایڈیٹوریل دفتر

علیگڈھ کے ایڈرس کے جواب میں جو کچھ امیر کابل نے کہا اس سے اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم کے بارے میں امیر صاحب کی رائے مخالف نہیں ہے بلکہ آپ نے فرمایا کہ مغربی تعلیم کی تحصیل کا میں وہ مخالف نہیں ہے بلکہ آپ نے افغانستان میں ایک کالج بنام خود حبیبیا کالج قایم کیا ہے جسمیں علاوہ دینی تعلیم کے یورپین تعلیم بھی دیجاویگی آپ نے علیگڈھ کالج پر مبلغ ۶۰۰۰ سالانہ وظیفہ عطا کیا اور ایک یکمشت رقم مبلغ ۲۰۰۰۰ بھی بطور نقد عطیہ پیش کیا۔ اسمیں شک نہیں کہ آئے دن افغانستان بھی تہذیبی لبقہ میں سمجھا جاویگا ؛

چین کی مہذب پارٹی ملک کی اخلاقی اور تمدنی اصلاح کی کمر باندھکر پیچھے پڑی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ افیون کا دستور اور افیون کی تجارت بالکل دور اور رفع کی جاوے۔ اس لئے قانونی انسداد کے بھی وہ درپے ہے اور گورنمنٹ چین بھی اس امر میں اُن کا ساتھ دے رہی ہے گورنمنٹ ہند سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہند سے افیون بھیجنا رفتہ رفتہ بند کرے تاکہ دس سال کے اندر اسکی تجارت بالکل بند ہو جاوے ؛

لیکن جواب یہہ ہے کہ جب تک گورنمنٹ ہند کو کلیۃً اطمینان نہ ہو جاوے کہ واقعی چین افیون کی تجارت ہی بند کرنا چاہتی ہے نہ یہ کہ کسی اور ذریعہ سے اپنا ذاتی افادہ منظور ہے تب تک وہ اس درخواست پر عمل نہیں کریگی۔ ہم کہتے ہیں کہ خواہ کچھ ہو لیکن اخلاق کے رو سے ایک مسیحی گورنمنٹ کو زیبا نہیں ہے کہ ایک آدھ کروڑ روپیہ کی آمدنی کی خاطر ایک ناجایز تجارت کو جس سے ہزارہا روحوں کا ستیاناس ہوتا ہے کسی قوم پر روا رکھے ؛

ہز میجسٹی امیر صاحب جو عطیات بتعلق سیاحت ہند مسلمانوں کو دے رہے ہیں اسی کے ضمن میں کہیں کہیں ہندوؤں کے مندروں کو بھی روپیہ عطا کرنے سے احتراز نہیں کیا گو وہ قیمین برائے نام ہیں لیکن اسمیں آنجناب کی کمال دوراندیشی نظر آتی ہے۔ یہان تک کہ یہہ پورا پورا ثابت ہوتا ہے کہ امیر صاحب اس ملک کے لوگون کو انگریزوں سے زیادہ پہچانتے ہیں ؛

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - دیکھیے زمانہ کا انقلاب کہ امیر صاحب نے مسلمانان ہند کو ایک نیا سبق پڑہایا ہے۔ کہ کافرون کے جان و مال تلف کرنے کی بجائے سرہند کے قلعے اور مندر پر جہان کہ گورو گوبند سنگھ کے دو بچے مسلمانون کی طرف سے زندہ چن دیئے گئے تھے دو سو روپیہ بطور مرمت عطا کئے ؛

ہز مجسٹی امیر کابل صاحب کے خزانہ میں جو وہ ہمراہ لائے ہیں اس وقت ایک لاکھ ہندوستانی اور ایک لاکھ کابلی سکے ہیں اور علاوہ اس کے جواہرات و زیورات کا ایک صندوق ہمراہ ہے ؛

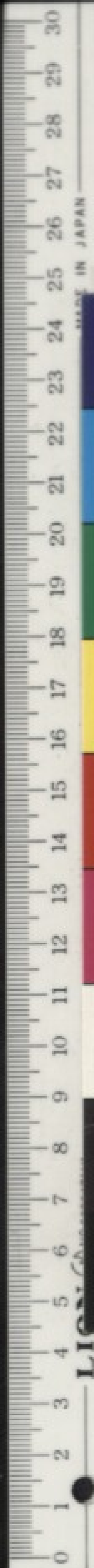
ایڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارا سلوک دوسرے مذاہب ہند کیطرف کیا ہونا چاہئے + یہہ مضمون نہ صرف بھاری ہے بلکہ نازک ہے۔ آج تک یہی ہوتا چلا آیا ہے کہ ایک مذہب کا پیرو دوسرے پر حملہ کرتا رہا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہر ایک زمانہ کا کچھ نہ کچھ اپنا اقتضا ہوتا ہے اس لحاظ سے چونکہ ایک فرقہ نے دوسرے کی قباحتیں دکھانا ضروری سمجھا اور جو واقعی قباحتیں تھیں اس لئے نہ صرف ان قباحتوں کو دکھایا بلکہ ایسی زبان میں دکھایا جس سے نیک اثر ہونے کے بجائے تلخ کلامی اور دُکھ پیدا ہوا اور اس دُکھ نے دوسروں کو انتقام لینے اور ترکی بہ ترکی جواب دینے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ چونکہ دینی دنیا میں دیکھنے میں آتا ہے سو یہہ ہر کہ ایک فرقہ دوسرے کو ٹیڑھی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ہر وقت حملہ پر تلا ہوا ہے۔ اور اس تنفر اور حقارت نے اپنے عقاید اور مسایل کے محاسن دکھانے کے بجائے دوسروں پر بدظنی اور تکبر کا اثر ڈالدیا ہے ہمارے خیال میں اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ ہم باہمی عناد کو چھوڑ کر باہمی اخوت کو پیدا کریں۔ بیشک تاریکی کو دور کرنا اور سچائی کا قایم کرنا ہمارا فرض ہمیشہ رہیگا لیکن دوسرے مذاہب کی نسبت یہہ فتویٰ لگانا کہ وہ کل کے کل جھوٹ اور کذب کی تبلیغ کر رہے ہیں سچ پر مبنی نہیں ہے کتب مقدسہ سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے کسی زمانہ میں بھی اپنے آپ کو کسی ملت اور قوم کے افراد میں بغیر شہادت نہیں چھوڑا ہے۔ اور گو یہہ تسلیم بھی کیا جاوے کہ حقایق اور معارف میں بہت اقوام کو پورا پورا عرفان اور بصارت حاصل نہیں ہوا تاہم کسی مذہب کے حقایق اور معارف بالکل جھوٹ

پر مبنی نہیں ہیں اہل یہود خدا پرست لوگ تھے۔ ان میں بہت رسوم اور ریت مانی جاتی تھیں جو آیندہ پر اشارہ کرتی تھیں وہ رسوم ایسی تھیں جو موجودہ زمانہ میں مضر ثابت ہونگی لیکن مسیح خداوند کے آنے سے ظاہر نے پلٹا کھاکر باطن کو ظاہر کیا اور مسیح نے خود ظاہر کی مذمت نہیں کی بلکہ یہہ کہا کہ میں توراۃ اور زبور اور انبیا کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ انکو پورا کرنے یا مکمل کرنے آیا ہوں چنانچہ عہد عتیق کی نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ اُس کا منشا عہد جدید میں پورا ہوا۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف مذاہب کا منشا مسیح میں پورا ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے مذہب اسلام کو لو۔ اسمیں توحید کا راگ الاپا جاتا ہے یہہ سچ ہے لیکن ہمکو یہہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ نہ صرف خدا ہے بلکہ وہ میرے لئے کیا ہے؟ قرآن خدا کو ایک نظر سے رحیم بتاتا ہے اور یہہ صحیح بھی ہے اور ایسی ایک بنیاد پر وہ نیکی اور بدی کے معاوضہ کو پیش کرتا ہے۔ جیسے یہہ کہ اگر انسان توبہ کرکے نیک اعمال بجالاوے تو وہ نیک معاوضہ کا حقدار ہوتا ہے اور خدا جو رحیم اور بخشندہ ہے ضرور ایسے انسان کو نیک معاوضہ عطا کرے گا۔ لیکن مسیح ہم پر یہہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان کا تعلق گنہگار ہونیکی وجہ سے خدا سے نزدیکی کا نہیں ہے بلکہ دوری کا ہے ہم گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اُس خدائے عادل کے سامنے مجرم ہیں مجرم ہونے کی وجہ سے انسان حقیقی خدا کی طرف نظر اٹھانے سے چوکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انسان ایک طرف تو خدا کے نزدیک آتا ہے اور چڑھاوے اور نیکیوں کا ذخیرہ فراہم کرکے خدا سے نیک معاوضہ کا خواستگار ہوتا

ہے اور دوسریطرف سے خدا سے گریز کرتا ہوا نظر آتا ہے اور سچے خدا کی جگہ ایک وہمی یا تصوری خدا کی عبادت کرتا ہے۔ انسان کو قلبی اطمینان تب ہی ہو سکتا ہے جب اُس کے جرم کا فتوےٰ ایک قلم مٹا دیا جاوے اور وہ خدا کے سامنے ایک بریت اور رہائی کی صورت میں نظر آوے۔ کوئی مسیحی یہہ نہیں کہتا کہ مسیح کا کفارہ یک قلم ہمارے گناہ مٹا ڈالتا ہے بلکہ یہہ کہ وہ کفارہ جرم کے فتوے کو یک قلم مٹا ڈالتا ہے اور اس وقت بشر کو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اور خدا میں جو جدائی تھی وہ دور ہوئی اور آپس میں میل ہوا اور کہ خدا میری طرف مسیح میں ہوکر فضل کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مجھ سے اب خوف اور ڈر دور ہوا اور اُسکی جگہ خدا سے محبت جاگزین ہوئی ہے۔ تب سے وہ خدا پسند نیکی اور اللہ کی رضا جوئی میں مصروف ہوتا ہے اور روحانی وسایل کو کام میں لاکر روز بروز روحانی ترقی کرتا جاتا ہے +

پھر دیکھئے قرآنی مذہب ایک مکانی مذہب ہے یہہ تو سچ ہے کہ قرآنی تعلیم نے بت پرستی کی بیخ کنی کی لیکن ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ قرآن اور احادیث میں پرانی رسومات بدستور قایم ہیں جو ظاہری طور پر آیندہ کو دکھاتی ہیں ظاہری لباس کو اصل اور حقیقی نہیں کہنا چاہئے۔ مثلاً مکہ کا قبلہ بظاہر ایک قومی اتحاد کا مرکز ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک مسلمان خواہ وہ کسی ملک کا باشندہ ہو لیکن اس کا رخ ہمیشہ مکہ ہی کی طرف ہوتا ہے جس سے ایک طرح کی محمدی اخوت مسلمانی دنیا میں پیدا ہوتی ہے لیکن خداوند مسیح ہماری آنکھوں کو اس ظاہری دنیا سے اُٹھوا کر اندیکھی یا روحانی



دنیا کی طرف لگواتا ہے۔ مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے موجودہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی اپنا قبلہ یا مزار جیسے یروشلم یا روم یا مکہ مقرر نہیں کیا تاکہ اس کے پرستار اُس کو کسی خاص مکانی جگہ میں نہ دیکھیں بلکہ ایمان کی بصارت اور عرفان کے عطیہ کی آنکھوں سے اسکو وہاں دیکھیں جہاں وہ خود داخل ہوا اور انکی جسمانی نظروں سے غائب ہوگیا کیونکہ یہہ موجودہ دنیا روحانی دنیا کا سایہ اور علامت ہے۔ اس لئے ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یہہ بشارت دیتے ہیں جو مسیح نے خود اپنی زبان مبارک سے سامریہ عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے عورت میرا یقین کر کہ وہ گھڑی آتی ہے جب نہ تو اس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں تم خدا کی عبادت کروگے کیونکہ خدا روح ہے اور وہ جو اُس کی بندگی کرتے ہیں چاہیے کہ روح اور راستی کے ساتھ کریں"۔ باقی پھر کبھی۔

ملک جاپان میں ایک بھاری مجمع

اپریل میں ۳ سے ۷ تاریخ تک منعقد ہونے والا ہے۔ اسمیں دنیا بھر کے مسیحی طلبا کے لائق اور فائق ایلچی شریک ہوں گے۔ دنیا بھر کے مسیحی طلبا کی ایک انجمن قائم ہو چکی ہے جسمیں اٹھارہ مختلف ممالک کی طلبائی انجمنیں شامل ہیں جو تعداد میں ۱۹۰۰ ہیں اور شرکا کی تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار ہے جسمیں نہ صرف طلبا ہی شامل ہیں بلکہ معلمان بھی۔ یہہ آئندہ جلسہ جسکا انعقاد ٹوکیو جاپان میں قرار پایا ہے اسمیں مسیحیت کے بڑے ارکان اور مشرقی ایشیا کے تمام طبقوں سے حاضر ہوں گے اور امید کیجاتی ہے کہ آپس کے میل جول اور ارتباط سے بہت کچھ فائدہ پہنچیگا اور مشنری کام کے اہم مسئلوں کی وسعت اور اُن کے متعلق معلومات حاصل ہوں گے۔ ٹوکیوں میں جو جاپان کا دار الخلافہ ہے اس وقت ۱۶۰۰۰ کے قریب قریب چینی طلبا موجود ہیں اُن کے درمیان مختلف ممالک کے مسیحی طلبا ایک بھاری نیک اثر ڈال سکتے ہیں خدا ایسے عمدہ موقع کو بے سود اور بے مطلب نہ جانے دے۔

کہا جاتا ہے کہ آسٹریلیا۔ کنیڈا۔ لنکا۔ چین۔ ڈنمارک۔ ڈچ مشرقی ہند۔ فن لینڈ۔ فرانس۔ جرمنی برٹینیا۔ جزائر ہوائین۔ ہالنڈ۔ ہندوستان۔ جاپان کوریا۔ میکسیکو۔ ناروے۔ فلپائین جزائر۔ روس جنوبی افریقہ۔ سویڈن۔ سوٹزرلینڈ اور امریکہ وغیرہ سے ایلچیاں آوینگے۔ مسٹر جان۔ آر۔ ماٹ جو پنجاب میں بھی تشریف لائے تھے کنونشن کرگئے وہ اس عام انجمن طلبا کے سکتر ہیں۔

کمشنر اور مسٹر بوتھ ٹکر صاحب جو مکتی فوج کے

ایک اولو العزم رکن ہیں آج کل ہندوستان میں وارد ہوتے ہیں۔ انکی ایک تجویز متعلق نو آبادی کے ہے جسکو وہ اس ملک میں عمل میں لانا چاہتے ہیں۔ آپ امریکہ میں نو آبادیاں قائم کرنے میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی نئی آبادیوں کا اعلےٰ ترین انتظام ہو جاوے۔ جب کہ گورنمنٹ پنجاب نے زائد الآبادی کو ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری آب پاش جگہوں میں آباد کر دیا ہے اس طرح آپکا خیال ہے کہ نو آبادی کا بھی ایک صیغہ ہونا چاہئے جیسا آبپاشی کا ہے۔ آپنے امریکہ میں محنتی لوگوں کی کئی ایک نو آبادیاں قایم کیں۔ جو نہ صرف آباد ہوگئیں ہیں بلکہ اب تک قایم ہیں اور کام متواتر کر رہے اور انکی بدولت ایک خاصی آمدنی مالگذاری کی گورنمنٹ کو پہنچتی ہے۔ آپ نے وائسرائے ہند اور گورنر مدراس اور بمبئی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے اور اپنی تجاویز بھی پیش کیں ہیں۔ دیکھنا چاہئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کون ہے جو کمشنر صاحب کی تجویز کی عمل درآمدگی پرواہ نہ دیگا۔ خدا انکی مدد کرے۔

ایزابل تھوبرن کالج لکھنؤ نے اِبکی

دفعہ بھی یونیورسٹی امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ بی۔ اے امتحان میں مس لوسی بولٹن نے اول درجہ حاصل کیا ہے۔ ۵۷۳ امیدواروں میں اول درجہ حاصل کرنا کچھ کم تحصیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مس دورو تھی بولسٹن ۱۴۲ امیدواروں میں فرسٹ آرٹ کے امتحان کے نتیجہ میں پہلی نکلی ہے انٹرنس کے امتحان میں ۱۳۶۷ طلبا شریک ہوئے اور اُن میں سے ۱۲ وظیفے بھی نتیجہ کے اعلیٰ کامیابی کے درجوں کے مطابق ملنے تھے۔ ان بارہ وظائف میں سے دو اسی لڑکیوں کے کالج کے سپرد ہوئے ہیں یہہ وظیفے ایمی مور اور دید یاوتی سنگھ نے حاصل کئے ہیں۔ مڈل کے امتحان میں گورنمنٹ نے ۱۶ وظیفے ۷۷ لڑکیوں میں بمطابق خاص امتحان کے نتیجہ کی کامیابی کے تقسیم کرنے تھے ان ۱۶ وظائف میں سے ۵ اسی کالج کی لڑکیوں نے حاصل کئے ہیں۔

مسٹر بل ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب آجکل

لاہور میں ایک سنٹرل لائبریری کھولنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اس کے لئے وسیع اور عالیشان کتب خانہ قایم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سردار دیال سنگھ صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق لاہور میں ایک نئی لائبریری قایم ہونے والی

ہے۔ بعض اصحاب یہہ تجویز بھی پیش کرتے ہیں کہ ایسی لائبریری کے لئے ایک عالیشان عمارت کی ضرورت ہوگی۔ اور یہہ خوشی کی خبر ہے کہ ڈاکٹر یونگ صاحب جو رخصت پر امریکہ کو جا رہے ہیں وہ مسٹر کارنیگی سے اس معاملے میں چھیڑ چھاڑ کرینگے یہہ بھی تجویز ہے کہ سردار صاحب مرحوم کی نئی لائبریری اسی مشن لائبریری میں شامل کیجاوے البتہ بعض قانونی دقتیں درپیش ہیں۔ اور یہہ کمیٹی بشمولیت ڈاکٹر یونگ۔ مسٹر ولسن۔ لالہ ہنسراج مسٹر شادی لال۔ مسٹر بل۔ مسٹر ڈیوڈ ہیمن۔ مسٹر جے سی بوس۔ مسٹر رابنسن۔ مسٹر سی گولکھ ناتھ مسٹر ٹھاکر۔ مسٹر داتھن۔ مسٹر نولٹن۔ کرنل گرانٹ آئی ایم ایس۔ مسٹر ہرکشن لعل اور مسٹر ریوال چند چیٹرجی مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر بل اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اور مسٹر ولسن سکرٹری ہونگے۔

جہانتک ہمکو معلوم ہے پنجاب میں تین یا چار مسیحی کام کرنے والی انجمنیں قایم ہیں۔ انمیں ایک یا دو لاہور میں ہیں۔ ایک آدھ فیروزپور میں اور شاید اسی طرح دیگر ضلعوں میں بھی ہوں۔ اگر کوئی صاحبان جو ان انجمنوں میں شریک ہیں وہ اپنے کاموں کی کیفیت وقتاً فوقتاً اخبار میں درج کرنے کے لئے بھیجتے رہا کریں تو دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور ہم بھی اُن کے اس امداد قلمی کے مشکور ہونگے۔

ریویو

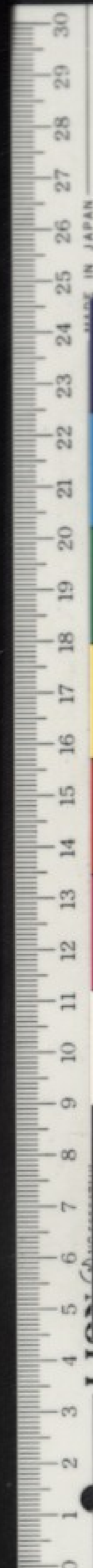
اختلاف اللسان۔ یعنی دہلی اور لکھنؤ کی زبان کے الفاظ اور محاورات کا فرق۔ مولفہ منشی وجاہت حسین صاحب وجاہت صدیقی جھنجھانوی حافظ سلطان احمد منیجر دار الکتب ایجنسی انارکلی لاہور سے بقیمت۔ ار دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہہ کتاب دہلی اور لکھنؤ کی زبان اردو کے محاورات کے معنون اور محل استعمال پر مشتمل ہے فقرات اور الفاظ کی تشریح شرح و بسط کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی مندرج ہے۔ ہر لفظ اور فقرہ کی بابت بتایا گیا ہے کہ فلان لفظ یا فقرہ دہلی میں کس طرح بولا جاتا ہے اور لکھنؤ میں کس طرح بولا جاتا ہے۔ بعض بعض فقرات اور الفاظ پر بڑی طول طویل بحث درج کیگئی ہے۔ ہر ایک امر کو متقدمین و متاخرین شعرا اہل زبان کے حوالجات سے ثابت کیا ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کی اردو عنقریب وہی ہے جو دہلی کی اردو ہے نیز یہہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دہلی کی اردو بہ نسبت لکھنؤ کی اردو کے زیادہ سلیس اور شیرین اور شاندار ہے۔ اس کے مطالعہ سے اکثر اردو الفاظ و فقرات کا درست استعمال سیکھا جا سکتا ہے۔ اردو انشاپردازوں اور اردو بولنے والوں کی زیادہ مفید ہے مولف صاحب نے الفاظ اور فقرات کے جمع کرنے اور انکی واجبی تحقیقات میں حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے۔

ضرورت

ایک لائق مسیحی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ معہ نقول اسناد و سارٹیفکیٹ اور عمر خاندان اور سابقہ ملازمت وغیرہ کے بارے میں کیفیت کے کل درخواستیں ڈاکٹر ایف۔ دی۔ ٹامسن صاحب پلول ضلع گوڑگاؤن آنی چاہئیں۔

رسید زر

مسٹر اے۔ سالومن۔ گورکھپور
پٹامسن مدراس۔ خاندو
بابو دھرم سنگھ۔ پھیوہ
بابو گھسیٹا سنگھ سیالکوٹ
مسٹر ہیراج کلارک آباد
مسٹر طالب مسیح
مسٹر مشتاق مسیح ہاپڑ
پادری بی۔ ایل۔ دت
مس ایم۔ ایل۔ وائیلی۔ لاہور
بابو بی۔ ڈی داس
مسٹر جوزف بدھو داس
مسٹر شیر شاہ۔ حیدرآباد
مسٹر الفرڈ اے۔ سنگھ۔
مسٹر جے۔ آر۔ کر
مسٹر جے۔ بی۔ فرینکلن
پادری سوہن لعل چیبہ
مسز سی۔ ایڈورڈز اشتہار
پادری جے۔ ٹی بروسک
ایم ہارن اشتہار
مسٹر کالیداس شوجی
قاضی خیر اللہ
مسٹر ولسن۔ واسطے ریڈنگ روم
مسٹر آئی۔ ڈیوڈ
نیجر فرینڈس مشن ریڈنگ روم آرسی
سکرٹری چرچ مشن سکول چونار
تھیا لوجیکل سنیری جہلم





مُراسلات

عزیز ایڈیٹر نور افشان

مہربانی کرکے اِس واقع کو اپنے اخبار صداقت آثار میں درج فرماکر اِس احقر کو ممنون و مشکور فرماوین۔ تاکہ عام و خاص ہمارے ساتھ دعا کے ذریعہ مدد دین۔ کہ خداوند کا کلام پھیلے اور اُسی کا جلال اور مرضی پوری ہووے آمین

میلۂ سورج گرہن تھانیسر ضلع کرنال

اگرچہ ہندوستان میں بہت میلے ہوا کرتے ہیں لیکن مجھے کبھی ایسا بڑا میلہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اگرچہ مین نے جناب پادری پیٹرسن صاحب اور پادری ایبرٹ صاحب کے ساتھ رچرڈپیٹ مشن کھرڑ میں تھے اُسی مرزعہ میں منسا دیوی کا میلہ دیکھا تھا۔ لیکن اسوقت اس قدر لوگوں کا ہجوم نہیں دیکھا تھا۔ جیسے کہ اس میلے میں مختلف صوبوں اور ریاستوں سے لوگ جاترا کرنے کو آئے تھے۔ یہہ بندہ بھی ۲۰ جنوری سنہ ۹۸ء کو دن کے ڈھائی بجے کی گاڑی پر سوار ہوکر تین بجے جناب فیضمآب پادری سرکار صاحب کے مکان پر گئے۔ جنہوں نے پیشتر اپنے شاف کے لئے اور نیز مہمانوں کے لئے بہت عمدہ انتظام واسطے کھانے پینے اور رہایش کے خاطرخواہ کیا۔ ہم دل سے اُن کے شکرگذار ہیں ہم اسی روز شام کو منادی میں شامل ہوگئے۔ ہماری منادی کی جگہ میلہ اور تیرتھ کے درمیان تھی اور جہان سے بکثرت لوگ جمع ہو سکتے تھے۔ قابل تعریف جگہ تھی۔ لوگ بلا روک ٹوک ہماری منادی سن سکتے تھے۔ لوگ بڑے شوق سے منادکی باتون کو سنتے تھے۔ اور کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ہمارے مہتمم صاحب نے ایک عمدہ انتظام کیا۔ جس سے ہر ایک اعتراض کرنے والے کو ایک علیحدہ جگہ جو خاص مخصوص کی گئی تھی لیجاتے اور وہان دوسرا اُستاد اس کے اعتراضون کا جواب دیتے سو مناد کے انجیل سنانے وقت کسی قسم کی دقت نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور ہمارے مہتمم صاحب کا خاص یہہ حکم تھا کہ خداوند مسیح کی زندگی اور معجزات اور تعلیمات بیان کرو۔ کسی مذہب کے گرو یا نبی کی نسبت کچھ مت کہو۔ شام کے قریب سات بجے تک لوگ خوشی اور شوق سے سنتے رہے۔

بعد میں میجک لنٹرن کا تماشہ اور تصویرون کے ذریعہ منادی شروع ہوئی۔

دنیا کی پیدایش۔ آدم و حوا۔ ہابیل و قائن۔ دس حکم۔ بچھڑے کی پرستش اور خداوند مسیح کی پیدایش۔ معجزات سامریہ کی عورت۔ جائرس کی بیٹی کا زندہ کرنا۔ نائین کی بیوہ کا لڑکا زندہ کرنا۔ لعزر کو جلانا۔ مسیح کا مصلوب ہونا۔ جی اٹھنا اور آسمان پر صعود کرنا۔

جنہیں مختصر طور پر ہمارے فیلڈ کے منادون نے بہت جانفشانی سے تشریح بیان کی اور ساتھ ساتھ بھجن اور غزل بھی گایا۔

وہ مقام جہان یہہ تماشہ دکھایا گیا۔ سادھو لوگون کے بہت ہی قریب تھا۔ جو ہماری تصویرین کو بخوبی دیکھ سکتے تھے اور منادکی آواز بھی خوب سن سکتے تھے سادھو لوگ یہہ دیکھ دیکھکر متعجب ہوتے تھے بلکہ یہان تک جوش سادھوؤں میں آیا۔ کہ ایک سادھو خداوند مسیح کی جے۔ جے کار پکار اٹھا۔ اور کودکر ہمارے درمیان آیا۔ جبکہ ہم باجے کے ساتھ ایک بھجن گاتے تھے تو وہ ناچتا رہا اور یسوع کی جے جے کار پکارتا رہا اس پر تمام میلے کے دوکاندار اور سادھوؤں میں زیادہ جوش اور حیرانی پیدا ہوئی اور یہہ کہتے تھے۔ کہ یہہ کیا ہوا اور وہ سادھو ہمارے ڈیرے تک میجک لنٹرن کا سامان ناچتے ہوئے لے آیا۔ اور بڑی دیر تک ہمارے منادون سے گفتگو کرتا رہا۔

اے۔ پی۔ مشن کی شاف جو سورج گرہن کے میلے پر تھانیسر میں منادی کے کام کے لئے آئے تھے۔

مہتمم صاحب جناب فیضمآب پادری کے بی سرکار صاحب۔ مقیم تھانیسر ضلع کرنال۔

بابو تمس رام صاحب پریچر۔

خلیف اللہ و بابو ستیا سنگھ صاحب مقیم شاہ آباد ضلع کرنال۔

بابو کلنٹن صاحب۔ بوڑیری۔

بابو دھرم سنگھ صاحب پہوہ۔

منشی نانک سنگھ صاحب کیتھل۔

بابو انتون ابراہیم۔ لاڈوہ۔

مشن منتظم بھائی خادم حسین صاحب۔

جناب پادری نکلول صاحب کی طرف سے دو آدمی انبالہ چھاونی سے تشریف لائے جنہون نے ہمارے ساتھ کام میں مدد دی شکرگذار ہیں۔

سپاٹو سے جناب بزرگوار ڈاکٹر کارلٹن صاحب بہادر پادری مسیح چرن صاحب

بابو نیوٹن گل صاحب پریچر کسولی۔

اور باقی ہم آدمی گانے بجانے والے یہہ سب مورخہ ۱۰ جنوری تین بجے دن کے گاڑی پر تشریف

ایس۔ پی۔ جی مشن کرنال۔

جناب پادری گاربیٹن صاحب بہادر
بابو عیسٰی داس پریچر۔
بابو نفتالی سالومن کتب فروش۔
دہلی سے ایک پادری صاحب بمعہ دو پریچر کے مورخہ ۱۲ر تاریخ شام کو آئے۔

میجک لنٹرن کے تصویروں کی تشریح کرنے والوں کے نام اور مضمون۔

پادری گاربیٹن صاحب۔ دنیا کی پیدائش آدم و حوا۔ گناہ کا دنیا میں داخل ہونا۔ قائن و ہابل۔ گناہ کا اثر۔

بابو دھرم سنگھ۔ گناہ کا علاج۔ شریعت۔ دس احکام۔

بابو کلنٹن رانسر صاحب۔ دنیا کو ایک نجات دہندے کی ضرورت یسوع کی پیدائش وغیرہ۔

تھانہ دار صاحب گنگا سنگھ صاحب نے جو لاہور سے میلے کے انتظام کی خاطر آئے تھے۔ ہماری منادی میں بہت مدد دی جسکا مضمون تعلیم نجات دہندے کی۔ سامریہ کی عورت وغیرہ تھا۔

خیف اللہ۔ نجات دہندے کے کام۔ جائرس کی بیٹی کو زندہ کرنا اور لعذر کو جلانا۔ طوفان کو تھمانا۔ اور پطرس کو پانی پر چلانا۔ وغیرہ

بابو عیسٰی داس۔ کفارہ۔ صلیب و تدفین۔ اور جی اٹھنا۔ قریب دس بجے ۷ر تاریخ شام کو کام بند کر کے اپنے ڈیرے کو واپس آئے۔

منادی وعظ وغیرہ کرنے سے
ہینڈ بل بانٹنے سے
تنہائی میں سمجھانے سے
اور میجک لنٹرن کے ذریعوں سے منادی کی گئی۔

چونکہ ایس۔ پی۔ جی مشن کرنال میں منادوں کی کمی ہونے کے سبب سے ہمارے فیلڈ کے مہتمم صاحب نے مناسب جانا کہ ہم سب ملکر کام کریں تو منادوں کو یہ حکم دیا۔ کہ جب تم ایک جگہ اپنی باری تمام کر لو۔

تو دوسری جگہ جاؤ۔ اور پھر جب وہاں اپنی باری ختم کر لو۔ تو یہاں آؤ

مورخہ ۸ر جنوری سنہ ۱۹ء

عبادت فجر کی و شام کی روزمرہ ہوا کرتی تھی۔ فجر کو چائے پیکر منادی کے جگہ پر جا کر کام شروع ہوا۔ دونوں جگہوں میں کام بارہ بجے دن تک ہوا۔ جو مقام کہ ایس۔ پی۔ جی مشن کے واسطے منادی کے لئے لیا تھا وہ گئو شالہ والوں کے نزدیک بلکہ سڑک کے ایک طرف ایس پی۔ جی مشن اور دوسری طرف گئو شالہ والے۔ لیکن پھر بھی کام ہماری طرف والوں کا بہت اچھا رہا۔ پھر کھانا کھانے کو اپنے ڈیرے کو آئے اور ایک بجے دن کے پھر کام شروع ہوا۔ لوگ آتے جاتے خوب سن رہے تھے کہ قریب تین بجے دن کے جناب ڈاکٹر کارلٹین صاحب بہادر معہ کارندوں کے سپاٹو سے آئے اور منادی میں شریک ہوگئے۔ لوگوں کا زیادہ ہجوم رہا۔ کوئی مزاحم نہ ہوا لوگوں کے اعتراضات کا بخوبی جواب دیتے گئے۔ سات بجے شام تک منادی ہوتی رہی پھر میجک لنٹرن کا تماشہ ہوا۔ غزل اور بھجن ساتھ باجوں کے خوب جوش سے گایا۔ بعد ازاں تصویروں کی تشریح بدستور سابق ہوئی لوگ بہت شوق سے سنتے رہے خاصکر سادھو لوگ اور دیگر جاتری بھی۔ پھر دس بجے کے قریب اپنے ڈیرے کو لوٹ آئے۔ کھانا کھانے کے بعد نماز ہوئی۔ جسمیں دعائیں اور شکرگذاریاں مسیح خداوند اور باپ سے حضور پیش کی گئیں اور مدد مانگی گئی کہ وہ اپنے کام کو خود مدد دے۔ جیسا رسولوں کے زمانے میں ہوتا رہا تھا۔

مورخہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹ء

بدستور سابق عبادت و چائے پیکر کام کو گئے لیکن بوجہ ہجوم میلہ زیادہ ہونے سے منادی کا کام بہت طویل ہوا اور کھانا کھانے کی بھی فرصت مشکل سے ہوئی۔ کیونکہ آدمی بہت شوق رغبت سے سنتے رہے۔ اور ہم لوگ بھی کھانا کھانے کی کچھ پروانہ کرتے تھے بلکہ تشنہ جانوں کو مقدس انجیل کے پانی اور خوراک پلانے اور کھلانے کے بھوکے اور پیاسے تھے۔ اور بڑی خوشی اور جوش سے معمور ہوکر کام میں سرگرم تھے۔ کیونکہ ہمیں خداوند کی وہ بات یاد آتی ہے۔ ہمارا کھانا پینا یہہ ہے کہ خدا کی مرضی پوری کریں۔ ہماری روحیں مسیح کو نجات دہندہ ثابت کرنے کی نہایت آرزو مند اور اشتیاق میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتی تھیں مگر چونکہ صحت کے لحاظ سے ضرور تھا کہ ہم کچھ کھائیں لہذا مہتمم صاحب نے حکم دیا کہ کھانا کھانے کو جاؤ۔ بعد دو بجے پھر اپنے کام میں آ ڈٹے۔ لوگ پیشتر ہی سے منتظر جگہ سنبھالے بیٹھے تھے۔ شام کو نو بجے رات تک منادی کا کام شروع رہا باعث بارش ہونے کے میجک لنٹرن کا کام بند ہوا۔

ہر ایک مناد جب اپنی باری ختم کرتا تھا۔ لوگ شاباش اور مرحبا کہتے لیکن ہمارے منادی یسوع مسیح کی جے جے کار پکارتے تھے۔

مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹ء

دعا اور نماز کے بعد ۸ بجے فجر کو کام شروع ہوا۔

اور یہاں تک کام ہوا۔ کہ کھانے بھی نہیں گئے جسمیں

جناب مہتمم صاحب نے بازار سے ہم سب کے لئے کھانا منگوایا۔ اگرچہ چائے ہر روز شام کو پیا کرتے تھے۔ لیکن یہہ کام ہم سب کے لئے مہتمم صاحب کی طرف سے عین نوازش ہوئی۔ جس کے لئے ہم اُن کے نہایت مشکور اور ممنون ہیں۔ منادی کا کام دس بجے رات تک ہوا۔ جبکہ ایک سادھو ہماری منادی سنکر رجوع بہ خداوند یسوع مسیح ہوا اور علانیہ اقرار کیا اور شام کو جب ہم گھر کو لوٹ آئے تھے وہ ہمارے ساتھ آیا اور اس کے کھانے کا بندوبست جناب مہتمم صاحب نے بہت اچھی طرح کیا۔ اور جس نے مسیح پادری مسیح چرن صاحب سے دو ایک اعلان بھی لکھوائے کہ میں مسیحی جماعت میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ اگر مذہب وغیرہ کی نسبت مجھ سے کسی نے دریافت کرنا ہو۔ تو میں حاضر ہوں بعد گودو شالہ اور دیگر اصحاب نے اُس کو بدکا پس وہ چلا گیا۔ اور پھر کبھی کبھی وہ ہمارے منادی میں شریک ہوا۔ لیکن امید کرتے ہیں کہ اُس کا دل مسیح کی محبت میں پطرس رسول کی طرح دنیاوی امواج کو دیکھکر پیچھے ہٹ گیا۔ دوبارہ واپس آنے کی امید بھی ہو سکتی ہے۔ آج کی تاریخ میجک لنٹرن بند رہا۔

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

دعا و نماز کے بعد کام ۸ بجے شروع کیا۔

بدستور سابق منادی خوب ہوئی۔ آج میجک لنٹرن کی جگہ تبدیل کی گئی۔ اس جگہ مدراس و گجرات و بمبئی احاطہ وغیرہ کے آدمی بہت تھے تصویروں کی تشریح خوب ہوئی۔ اور لوگ آنکر دریافت کرتے تھے۔ کہ آپ لوگ بہت محنت کرتے ہیں اور نجات دہندہ کی نسبت جو خبر دیتے ہو۔ وہ ہمیں بھی سناؤ۔ منادی بڑے زور شور سے ہوئی۔ رات کے دس بجے تک کام رہا۔ آج رات ایک جگہ میجک لنٹرن اور اپنے ڈیرے پر منادی ہوئی۔ لوگ بڑے شوق سے سنا کرتے تھے کام ختم ہونے پر اپنے ڈیرہ میں گئے۔ یہاں ایک بات کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ رات کو ہم جناب مہتمم صاحب کی کوٹھی پر جو بٹلیر صاحب اور ریلوے اسٹیشن کے دوسری طرف کو ہے سونے اور کھانے پینے جایا کرتے تھے۔ اور ہماری منادی کی جگہ وہاں سے قریب ایک میل کے دور تھی۔ اور میلے کے جانے والوں کو ایک ٹکٹ بھی ملا کرتا ہے۔ لیکن اس ٹکٹ سے شہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی ہے (ایک نمونہ ٹکٹ کا میں یہاں اس مضمون کے ساتھ روانہ کرتا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو اسکو بھی نقل کریں)۔

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

دعا و نماز کے بعد ۸ بجے کام شروع کیا گیا۔

انبالہ سے جناب مس کابیٹن صاحبہ و مس پرچٹ صاحبہ اور جناب پادری نقلول صاحب کی میم صاحبہ تشریف لائے جنہوں نے زنانوں میں کچھ کام کیا اور جناب ہیڈ ماسٹر گوس صاحب بھی تشریف لائے۔ کتابیں اور ہینڈ بلس بانٹتے رہے اُن کی مدد کے ہم شکر گذار ہیں۔ کام رات کے بارہ بجے تک رہا۔ لوگوں کا شوق اور خوشی بیان سے باہر ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اُسنے ہم نکمے بندوں کے وسیلے سے یہہ فتح کا کام کیا۔ اُسی کا جلال اور بزرگی ہو۔ آمین

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

فجر ۷ بجے کام شروع ہوا ۱۱ بجے دوپہر تک

عبادت ۱۲ بجے شروع ہوئی جسمیں عشاء ربانی کا دستور عمل میں آیا۔ جس سے ہمارے دلوں کو تقویت ملی۔ ہم مہتمم صاحب کے اس احسان کے بھی مشکور ہیں۔ پھر ایک بجے کے قریب منادی کی جگہ پر آئے کام شروع ہوا۔ میلا خوب بھر گیا اور مختلف جگہوں سے اور بہت سے جاتری آئے۔ جنہوں نے کبھی انجیل مقدس کا نام بھی سنا نہیں تھا۔ یسوع مسیح کی نسبت کچھ نہیں جانتے تھے وہ تمام حال احوال سنکر نہایت ہی حیران ہوئے۔ اور بڑے شوق سے کتابیں مانگ مانگ کرنے گئے اور علیحدہ گی میں جناب مہتمم صاحب اور دیگر مناوں کے ہمراہ گفتگو کی رات کے بارہ بجے تک کام ہوا۔

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

گرہن قریب دس بجے شروع ہوا

لیکن ہمارا کام ۷ بجے فجر شروع ہوا۔ اور گرہن تک رہا یعنے قریب دس بجے دن تک رہا۔ بعد اُس کے کوئی آدمی ہماری منادی کے سننے کے لئے کھڑا نہیں رہا۔ سو سب مناد ہینڈ بلس لیکر میلے کو گئے اور مختلف گھاٹوں پر کھڑے ہوکر تقسیم کر دیئے لوگ نہانے میں خوب سرگرم تھے پھر بھی قریب تین چار ہزار ہینڈ بلس بانٹے گئے۔

دو بجے دن کو پھر منادی شروع ہوئی۔ شام کے سات بجے تک اور پھر میجک لنٹرن کا تماشہ آخری دفعہ دکھلایا گیا۔ لیکن اس دفعہ لوگوں کی کثرت کے سبب سے چادر کے سامنے اور پیچھے آدمی بیٹھائے گئے اور دو دو مناد تشریح کرنے کو کھڑے ہوئے کسی طرح کا اعتراض یا حجت کسی نے نہیں کیا۔ بلکہ لوگ بہت خوشی اور شوق سے سنتے رہے۔ اور اگرچہ سردی بھی خوب پڑتی تھی۔ لیکن سب سے بڑھکر خوشی ہی تھی۔ اور سردی کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔

اگرچہ آریہ سماج و گئو شالہ۔ سنگھ سبھا اور سناتن دھرم کے جلسے اور تماشے ہوتے رہے۔ لیکن لوگوں نے خداوند مسیح کو سب پر فوقیت دی اور ہر ایک مناد

کو عوام نے شاباش کہتے اور یسوع مسیح کی جے جے کار بآواز بلند پکارتے تھے۔

اس میلے مین ایک اور کام اچھا ہوا یعنے عورتین جو لکھی پڑھی تھیں اور مختلف شہروں سے اور ریاستوں سے جاترا کے لئے آئیں تھیں بڑے شوق سے منادوں کی منادی کو سنتی رہی تھین۔ جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شہروں اور دیہاتوں میں زنانہ کام کس طرح ہو رہا ہے۔ کیونکہ بہت عرصہ کے بعد زنانے کام کا پھل نظر آیا۔ خدا باپ جلد اپنے جلال کی خاطر اس کو اور بھی ترقی دے آمین۔

اس میلے میں کتابوں کی فروخت تقریباً آٹھ یا سات روپیہ کی ہوگی۔ اس لئے کہ جناب ڈاکٹر کارلیٹن صاحب بہادر نے قریب تین سو روپیہ کی کتابیں اپنی فیضیابی سے مفت تقسیم کر دیں اور قریب بیس ہزار سے زیادہ ہینڈبلس تقسیم ہوئیں۔ جب ہینڈبلس پڑھتے تو لوگ کتابیں مانگنے کے لئے آتے لیکن چونکہ مفت کتابین بانٹنے کی وجہ جلدی ختم ہوگئیں تھیں انکو خالی ہاتھ جانا پڑا۔

میلے میں آدمیون کی گنتی۔ ریلوے کی طرف سے چھ لاکھ آدمی آئے۔

پیدل اور بیل گاڑیون اور یکوں سے قریب ڈھائی تین لاکھ میزان کل قریباً آٹھ یا نو لاکھ آدمی جمع ہوگئے تھے۔ اتنے آدمیون میں مناد کل ۲۵ عدد تھے۔ جہاں تک دم میں دم اور آواز کام دے سکتی تھی۔ منادون نے کسر باقی نہ رکھی۔

ہم چند اصحاب کے مداح اور شکر گذار ہیں جنہون نے ہمارے ساتھ مدد کی دی۔ خاص کر بھائی گنگا سنگھ صاحب کچھ انہوں نے ہم منادوں کی بہت مدد دی۔ شاکر ہیں۔

ہم جناب تحصیلدار صاحب تھانیسر کے بھی بہت ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایک عمدہ جگہ دی جبکہ اور اقوام نے مخالف ہوکر اس جگہ کو لینا چاہا۔ لیکن انہون نے اُن سے انکار کیا۔ اور جگہ ہمیں عنایت کی۔ اور سب عام و خاص آپ کے انتظام عظیم الشان وغیرہ کی مداح ہیں اور خاصکر گھاٹون پر موٹے موٹے رسے اور سطح تالاب کے قریب بانس رسے میں لٹکائے گئے اور سلیپروں کا جالہ بناکر ہر ایک گھاٹ کے سامنے بعہ دو دو آدمی کھڑے کر دیئے۔ جو ہر ایک ڈوبتے کو بچانے کو تیار کھڑے تھے۔ اور تالاب میں گھڑے بھی چھوڑ دیئے اور تیرنے والے بھی تالاب میں موجود تھے۔ یہہ سب آپکا ہی حسن انتظام تھا۔ لوگ آپ کے دل سے مداح ہیں

ہم اپنے مہتمم صاحب اور میم صاحبہ کے دل وجان سے شکر گذار ہیں۔ کہ انہون نے ہماری سہائش اور کھانے پینے کا بندوبست اور ایک نوکر کھانا پکانے کو دیا اور پندرہ تاریخ فجر کو ۷ بجے ہمیں ایک نادر چیز دکھلائی یعنے ایک کھجور جو قریب نو فٹ کی بلندی تک جاکر بارہ شاخ بن گیا ہے جو شاید کبھی کسی نے ایسا نادر کھجور نہیں دیکھا ہو اگر ہو تو انکو بھی جاکر دیکھو ہمارے مہتمم صاحب نے اس کا نام بارہ سری کھجور رکھا ہے۔ جو سرستی سے قریب دو ڈھائی فرلانگ کے ہوگا۔

اور پھر میم صاحبہ نے ایک بجے ہمیں چائے اور شیرینی دی۔ اگرچہ انکا ارادہ تھا۔ کہ سب منادوں کو کھانا دین۔ لیکن چونکہ مناد بہت تھکے اور ماندے اور بعض اُن میں سے بیمار بھی ہوگئے تھے۔ مناسب معلوم ہوا کہ انکو اپنے اپنے اسٹیشنون کو روانہ کر دیں۔ آخر میں دعا ہوئی۔

ہم میم صاحبہ کے مداح اور شکر گذار ہیں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہمدردی کرتی رہیں خدا باپ دونوں کو اس کا اجر عطا فرماوے آمین

ہم جناب پادری مکاسکی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہون نے ہماری فیلڈ کے لئے دو خیمے روانہ کئے۔

بابو تلسی رام کہ جنہون نے نہایت عرق ریزی سے دونون جگہوں کا انتظام کیا۔ اور نیز شامیانہ تخت پوش چوکی میز وغیرہ وغیرہ کا انتظام کیا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے مہتمم صاحب کی یہہ وصیت ہے کہ بعد میرے مرنے کے یہی جگہ منادی کے لئے مشن کے کام کی خاطر لے لین اور سردار گردیال سنگھ صاحب کے بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہون نے منادی کی جگہ ہمیں دی۔ آخیر میں ہم دست بستہ عرض کرتے ہیں بموجب ہمارے مہتمم صاحب کے وصیت کے یہہ جگہ مشن کے کام کے لئے وقف کر دیں۔ تو ہم زیادہ زیادہ مشکور اور ممنون ہوں گے۔

چونکہ یہہ جگہ چورستے کا عین ناکہ ہے۔ اس لئے منادی کے لئے بہت موزون ہے آخیر میں ہم اپنے تمام دیسی یا پردیسی عیسائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کرکے ہمیں اطلاع دیں اگر کوئی متلاشی انکے پاس آوے۔ اور جو یہہ بتاوے کہ ہم نے تھانیسر کے میلے پر خداوند یسوع مسیح کی نسبت سنا۔ تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ اور آخری التماس یہہ ہے کہ آپ سب صاحبان ہمارے کام کے لئے دعا مانگیں کہ خدا اس بیج کو اپنے جلال کے باعث سو گنا اور ساٹھ گنا کرے اُسکی بادشاہت اور مرضی ہم سب سے پوری ہو۔ آمین

راقم حنیف اللہ پریچر شاہ آباد
ضلع کرنال۔

گورکشتر میں سورج گرہن کا میلہ اور انجیل کی بشارت

مکرم دمعظم اڈیٹر صاحب انوار المسیح

تسلیم ـ مہربانی فرماکر اس بیان کو نورافشان کے کسی گوشہ میں درج کرکے بندہ کو مشکور بنایئے

ناظرین اخبار کو واضح ہو کہ میلہ مذکورہ مقام تھانیسر ضلع کرنال میں فراہم ہوتا ہے۔ اس جگہ ایک تالاب ہے جو تین چار میل کے گرد میں پھیلا ہوا ہے۔ اگرچہ گرہن ۱۴ جنوری کو تھا۔ پر جاتری اور سادھو دس بارہ یوم پہلے سے آنے لگے تھے۔ یہہ تالاب ایک ہی ہے مگر اس کے تین نام ہیں اول سنیہت دویم کورکشتر ـ سویم تھانیسر۔ جاتری لوگ تینوں کنڈوں میں ڈبکی لگاتے ہیں۔

ابکی دفعہ سرکار کی جانب سے سات لاکھ جاتریوں کا انتظام کیا گیا تھا ہمارے خیال میں اس شمار سے کچھ کم شمار نہ تھا۔

اس میلہ میں ہمنے بچشم خود ـ چین ـ لنکا ـ نیپال مدراس ـ بنگال ـ راجپوتانہ ـ اودھہ ـ روہیلکھنڈ پنجاب ـ اور پہاڑی آدمیوں کو دیکھا۔ فقیر تو کثرت سے تھے ـ چار پانچ میل کے گرد میں میلہ پڑا ہوا تھا

کسولی اور سپاٹو سے معہ ڈاکٹر ایم بی کارلیٹن صاحب کے ہم چھہ کارندے ۹ تاریخ کو چلکر ۹ تاریخ کو وہاں پہنچے۔

پادری کے ـ بی سرکار صاحب کے بھی سب کارندے حاضر تھے اور کرنال سے ایس پی جی مشن کی طرف سے ایک مشنری صاحب اور دو تین اُن کے مددگار آئے ہوئے تھے ـ تین چار دن کے بعد دہلی سے بھی ایس ـ پی ـ جی مشن کی طرف سے ایک مشنری صاحب اور مشہور حافظ صاحب اور مسٹر سلطان مسیح اور دو اور بھی تشریف لائے تھے۔ اتوار کے روز متھوڈسٹ مشن کی طرف سے ایک پادری پربھو لعل صاحب اور مسٹر جیون لعل آئے تھے ـ پادری کے ـ بی سرکار صاحب کے مددگاروں اور ہم سپاٹو والوں کے ٹھہرنے اور کھانے وغیرہ کا انتظام پادری کے ـ بی سرکار صاحب کی طرف سے مشن احاطہ ہی میں تھا پادری کے ـ بی سرکار صاحب نے ایس پی جی مشن والوں سے بھی کہا کہ وے بھی مشن احاطہ میں ٹھہریں ـ مگر انہوں نے میلہ ہی میں ٹھہرنا پسند کیا ـ جس سے انکو نقصان بھی ہوا ـ ایک رات کو چوروں نے ایک چھولداری کاٹکر کچھ چیزیں چرالیں۔

دو جگہوں پر منادی کا بندوبست کیا گیا تھا اول ایک چاندنی اے ـ پی مشن کی طرف سے نہایت عمدہ موقعہ پر لگائی گئی تھی ـ اور دوسری جگہ ایس ـ پی ـ جی مشن کی طرف سے ایک چاندنی اور کئی چھولداریاں لگی ہوئیں تھیں۔

مندرجہ ذیل کے طریقہ پر بشارتی کام ہوتا تھا

اول مذہبی کتابیں اور پرچہ تقسیم کرنے سے ان کتابوں اور ٹریکٹس کی بابت ہم ناظرین کو اتنا بتلانا چاہتے ہیں کہ اس میلہ میں قریب لگ بھگ لاکھ کتابیں اور پرچہ مفت تقسیم کئے گئے ـ اور یہہ دریادلی اور سخاوت ہمارے جناب ڈاکٹر ایم بی کارلیٹن صاحب کی طرف سے تھی ـ صاحب موصوف نے کتابوں کی قیمت کے علاوہ محصول قریب ۲۵-۳۰ روپیہ دیا ـ ان کتابوں میں آٹھہ آنہ سے لیکر ایک پائی والی تک تھیں ان کتابوں اور پرچوں کو مرد اور عورتیں بڑے شوق اور پریم سے لیتے تھے ـ سب سے زیادہ حصہ تقسیم کرنے کی اوقات کا ڈاکٹر کارلیٹن صاحب نے لیا۔

دویم ـ باجہ ـ ڈھولک ـ کھنجڑی ـ مجیرے بجا کر منادی ہوتی تھی ـ کثرت کے ساتھہ لوگ آتے تھے اور دریوں پر بیٹھکر اور کھڑے ہوکر بڑے غور سے مسیح کی باتوں اور مضمونکو سنتے تھے ؛

اس میلہ میں ہمارے دیانندی بھائی بھی موجود تھے۔

ہمارے دیانندی دوستوں نے دو ایک دفعہ ہمارے کام کو بگاڑنے کی کوشش بھی کی ـ مگر اس آفتاب صداقت کے مقابلہ میں چمگادڑوں کو دیکھنے ہی منظور ہیں ـ پادری سرکار صاحب نے اپنی دانائی سے یہہ انتظام کیا تھا ـ کہ منادی کے وقت اگر کسی کو کوئی سوال کرنا ہو تو ایک چھولداری موجود تھی اس میں آکر آرام کے ساتھہ بیٹھکر گفتگو کرے ـ تاکہ باقی کام میں خلل نہ ہو ـ بہت شخصوں نے اس کے مطابق کیا مگر ہمارے دیانندی صاحبان کا تو کچھہ مقصد اور ارادہ ہی اور تھا یہ تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے۔

ایک تیسری پارٹی گورکشا والوں کی تھی ـ انکا پڑاو ایس ـ پی ـ جی مشن کے مقابلہ میں تھا ـ ہمنے جدہر دیکھا اسی طرف اس سبہا کی طرف سے پرمٹ والوں کی طرح چندہ کی صندوقچی لئے پھرتے تھے ـ انکی خالص منادی اور گانا یہہ تھا کہ گو کو نپہردیا کرو ـ اس جماعت کے دو تین شخصوں سے ہماری گفتگو ہوئی ـ ہمنے انکو متحمل مزاج اور ملنسار پایا ـ ہمارے خیال میں شاید یہہ خوبی ہمارے ایک عیسائی بھائی کے سبب سے ان میں آگئی جو ان کی جماعت کا شریک ہے

ایم ـ سی ـ نیوٹن گل

گلدستۂ اخبار

جاپان میں بیس سال سے کم عمر کے آدمیوں کو حقہ پینا قانوناً منع ہے۔

مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ کے دو صاحبزادوں میں سے ایک تو امریکہ کے ہارورڈ یونیورسٹی میں اور دوسرے ایٹن سکول انگلستان میں تعلیم پا رہے ہیں۔

شمالی ہند کی سالانہ کانفرنس جو بریلی میں ۳ر جنوری سے ۸ر جنوری تک منعقد ہوتی رہی اس کے سکرٹری تعداد و شمار کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سال میں ۲۴۲ تپتسمہ ہوئے انکی کل مسیحی جماعت کی تعداد ۳۱۲۸۰ ہے۔

مہاراجہ کپورتھلہ کے چار صاحبزادے معہ ملکہ صاحب کی اہلیہ کے ولایت میں تعلیم پا رہے ہیں۔

مسٹر رستم جی فریدجی جو حیدرآباد دکن کے وزیر کے پرائیویٹ سکرٹری تھے وہ صوبہ بہار کے کمشنر مقرر ہو گئے ہیں۔ اس تقرری میں وزیر ہند کا ہاتھ نظر آتا ہے

مہاراجہ صاحب کوچ بہار امرت سر کے پہلوان کلو کو لیکر ولایت جائینگے وہاں کشتی کا مقابلہ ہوگا۔

کلکتہ میں بنگالی لیڈیوں نے مسٹر دادا بھائی نوروجی کو ایک خاص جلسہ میں ایک نقرئی کشتی پیش کی۔ دیکھیں اس خبر پر روٹر کیا حاشیہ چڑھاتا ہے۔

مسلمانان ہند کی ایک انجمن کلکتہ میں قائم ہوئی ہے جو نیشنل کانگرس میں ہندوؤں سے بدل متفق ہے۔

کلکتہ میں ایک عام جلسہ میں قرار پایا ہے کہ بابو کشیب چندر سین کی یادگار قایم کیجائے۔

ہندوستانی گنہگار ہیں۔ اٹاوا سے خبر ہے کہ سر ولفریڈ لاریا نے ڈیپوٹیشن کے جواب میں اس امر کا اظہار کیا کہ بد اخلاقی کے جو الزامات برٹش کولمبیا کے ہندوستان کے خلاف عاید ہوئے تھے وہ صحیح نہیں ہیں۔

جہازوں کے اوپر سے اسباب لادنے اور اتارنے کا ٹھیکہ لینے کے لئے مسٹر سامی اور شیخ محمد ٹھیکہ داروں نے رنگوں پورٹ کمشنر کے سکرٹری مسٹر کاڈلنگ کو ۲ ہزار روپیہ رشوت دیا۔ مسٹر مذکور نے وہ روپیہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کو دیکر دونوں ٹھیکہ داروں پر رشوت دہی کا مقدمہ فوجداری قایم کر دیا ہے۔

وفات پُر ملال۔ مسز این اے پال اے پی مشن گوالیار بلار کے بزرگ پادری سکھ پال صاحب کی عزیز زوجہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء کی رات کو بعارضہ نمونیہ اور ہیضہ قضا کر گئیں۔ خدا پس ماندگان کو تسلی و صبر جمیل عطا کرے۔

پادری آئی فیلڈر ہو الہ آباد کا نکاح بتاریخ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء کو جمنا گرجا گھر میں مس فیوبل کے ساتھ ہو گیا۔ مبارک ہو

۱۹۰۵ء یو پی مشن کی جوبلی کا سال تھا۔ اس مشن کا کام خاص پنجاب میں ہے۔ پچاس سال کے بعد اس کے متعلق ایک سٹنڈ چار پرسبٹیرین ۱۳ کلیسیائیں ۹۷ نا مکمل انتظام والی کلیسیائیں اور ۱۱۱۵۹ مسیحی ہیں۔ اور ۱۳ کلیسیاؤں میں سے ۱۲ کلیسیائیں بالکل آزاد ہیں۔ یہہ مشن اپنے کارگذاروں کی بڑی قدر کرتی ہے (رفیق مسیحی)

لاہور اور اس کے مضافات میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

اب کی دفعہ جنرل ایک میموریل کے امتحان بائبل میں پہلا انعام سنیئر کی فہرست میں مس لیلی چیٹرجی کا ہے دوسرے دو انعامات الگزنڈرا سکول کی ایک لڑکی مس ای سوہن لال اور لودیانہ سکول کے ایک طلبہ کو ملا۔ اور چوتھا انعام مس ایل ایل ڈفرن ہال سکول کی متعلمہ کو دستیاب ہوا۔ جونیئر کے درجہ میں پہلا انعام اور پانچواں انعام مس اے سرکار اور ایک لڑکی کو ملا۔

کلکتہ کا لارڈ بشپ صاحب شروع فروری میں پنجاب کو آنے والے ہیں اور لاہور کے لارڈ بشپ صاحب انکا خیر مقدم کرینگے؛

لاہور کے کیتھڈرل میں آپ آن پادری صاحبان کو درس دینگے جو وہاں حاضر ہونگے؛

دلچسپ چٹکلے

ایک چھوٹے لڑکے نے اپنے والد سے کہا۔ بابا جی کیا لازم تھا کہ استاد مجھکو مارے۔ جبکہ میں نے کچھ نہیں کیا؟

والد نے جواب دیا۔ نہیں میرے بچے اسکو مارنا بالکل مناسب نہیں تھا۔

لڑکے نے کہا۔ خیر اُس نے مجھے آج مارا اس لئے کہ میں نے حساب نہیں کیا۔

ایک بزرگ نے اپنے نواسے کو کہا۔ لو یہہ پانچ آنے۔ ایک ایک آنہ فی سالگرہ ہے۔ اس سے زیادہ تمکو اور کیا ملنا چاہیے؛

اس چھوٹے بیوپاری نے جواب دیا کہ میں صرف یہہ چاہتا ہوں کہ میری عمر تمہاری عمر کے برابر ہو جائے۔



روحانی بیداری کی کنونشن جو سیالکوٹ میں ہونے والی ہے وہ آیندہ جمعہ ۲۸ ستمبر سے تا سوموار ۳۰ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ یہ کنونشن سیالکوٹ کے بارہ پتھر اہر ہوگی۔

گذشتہ کنونشن میں شمالی ہند کے تمام حصص سے قریب ۱۵۰۰ اشخاص جمع ہوئے تھے۔

ہز مجسٹی امیر کابل نے جو علیگڈھ کے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میں ۲۰ ہزار روپیہ کا عطیہ دینے کا وعدہ کیا تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ اور ۶ ہزار روپیہ کا سال اول کا گرانٹ بھی پورا کر دیا ہے جو انہوں نے سالبسال دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح سے بیکانیر کے حاجی احمد محمد خان نے ہز مجسٹی کی سیر ہندوستان کی شان میں فقہ کی تعلیم کی خاطر ۱۰ ہزار روپیہ دیا ہے اور بمبئی کے نواب سید سردار علیخان نے امیر صاحب کے عربی وظیفہ میں ۷ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے اور اودھ کے راجہ نوشاد علیخان نے زنانہ مڈل سکول میں ایک کمرہ بنانے کیواسطے ۳ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

امیر صاحب اس ملک کی سیر سے بڑے خوش ہیں اور اس محبت اور اعزاز سے کئی دفعہ آپ نے اپنی خوشنودی ظاہر کی جو اس ملک کے ہر فرقہ کے لوگوں کی جانب سے انکو پہنچی۔

۱۸۵۷ء سے ۱۹۰۷ء تک جو پچاس سالوں کا عرصہ گذرا ہے وہ پنجاب کے لئے زیر حکومت سرکار انگریزی کئی ایک خصوصیات رکھتا ہے (۱) یہ کہ اس عرصہ میں پنجاب کے اندر کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ اس عرصہ سے پہلے پچاس سال کا کوئی عرصہ ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جسمیں ایسی صلح و امن ہوئی ہو۔ (۲) اس عرصہ میں اُن تمام یورپینوں اور پنجابیوں کی ایک بڑی بھاری ضیافت ہوئی جو غدر کے وقت سے ابتک زندہ ہیں اور جنھوں نے اس جنگ میں کارہائے نمایاں کئے۔

فارسی پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے طہران میں سے ایک روزانہ اخبار نکالنا شروع کیا ہے۔ اس اخبار کا نام مجلس ہے اور اسمیں معاملات پارلیمنٹ اور سرکار فارسی پر بحث و مضامین نکلا کرینگے۔

ہندوستانیوں میں سائنس اور صنعت و حرفت کی تعلیم کی توسیع دینے والی ایسوسی ایشن جو ابتک قریباً پچاس ہندی نوجوانوں کی دو گروہوں کو غیر ممالک میں برائے تعلیم بھیج چکی ہے اب چالیس ہندوستانی نوجوانوں کی ایک اور گروہ کو روانہ کرنے والی ہے۔

انڈین ٹریڈ جنرل راوی ہے کہ براہ ہند افغانستان اور پشاور کے درمیان جو تجارت جاری ہے اسمیں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ کئی ایک کوچی کاروان دلیاور کے اسباب اور گھوڑے تجارت کے لئے لیکر براہ گندب ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں علاقہ برطانیہ میں وارد ہوئے ہیں۔

کینگسٹن واقعہ امریکہ میں بھونچال زلزلہ سے تباہ ہو گیا ہے اور بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ سو آدمی ہلاک ہوئے

بڑے افسوس کی خبر ہے کہ مسٹر این جی مکرجی کا جو بنگال کے محکمہ زراعت کے متعلق ترقی ریشم کے استاد مانے جاتے تھے انتقال ہو گیا ہے۔ آپ کا مذہب مسیحی تھا۔

نیند اور مہلک بیماری ترقی پر ہے اور لارڈ ایڈورڈ کیٹ شاہ کا خیال ہے کہ خطرہ ہے کہ وہ روڈیشیا ہندوستان اور متعلقہ جاوہ کے ایشیا میں بھی پھیل جائے۔

اشتہارات

ظہور ہوتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے۔ چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے۔ قیمت (تیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک) کا ایک روپیہ ہے محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ ہے۔

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجیے۔ اگر آپ بلاقیمت انکی آزمایش کرنا چاہیں تو صرف ڈاک محصول کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجیے اور اُسی خط میں دس خوانندہ اور رکیون کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجیے۔

(پتے لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع) لکھئے گا۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن نمبر ۵۔۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

ضرورت

سنہ ۱۹۰۸ء کے مئی مہینے کی پہلی تاریخ سے ڈفرن کرسچن گرلس ہائی اسکول لاہور میں جے اے۔ وی۔ ٹرینگ کلاس پھر کھول جاویگی۔ سب جو اس میں داخل ہونا اور سکالرشپ لینا چاہتے ہیں جیسی جلدی ہو سکے پرنسپل سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کی علمی امداد کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے ۔۔۔ سالانہ ۱۲

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ ۔۔۔

۔۔۔ ۔۔۔ پچیس ۔۔۔ ۔۔۔ ۶ ۔۔۔

۔۔۔ ۔۔۔ پندرہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۴ ۔۔۔

ادنی ترین نرخ ۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

پادری اے جی میکگاؤ۔ الموڑہ یوپی صوبجات

پریسبٹیرین بیواؤں و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ سنہ ۱۸۸۰ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھ۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ہے مع ضمیمہ ہے

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۔۔۔ ۔۔۔

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں	ما	عہ/	سے
چوتھائی کالم	عہ/	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ/
پورا کالم	عہ	عہ/	مہ
پورا صفحہ	مہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ ما بعد کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

(نوٹ)

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار رہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول لا معہ محصول ڈاک

۔۔۔ ۔۔۔ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و منیجر نور افشان سائن پھلور کیواسطے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام ڈاکٹر ایچ پیر اور میس کے چھپا